# جنسی بے راہ روی کے بنیادی اسباب و عوامل

□ محمد سجاد شاکری٭٭

## تمہید

رب کائنات نے انسان کی خلقت کے وقت سے ہی جنسی خواہشات کو غذائی خواہشات سمیت دیگر انسان کے فطری خواہشات کی طرح اس کی فطرت میں رکھ دی ہے۔ اور ہر انسان اپنی اس خواہش اور بھوک کو مٹانا چاہتا ہے جو اس کا مسلمہ بنیادی حق ہے۔ مذہب ہو یا فقط معاشرتی ضابطے دونوں نے ہی ان ضروریات کو پورا کرنے کے لئے انسان کو جائز راستے دکھائے ہیں۔ اوران جائز راستوں کے مخصوص شرائط و حدبندیاں مشخص کی ہے۔ جب ہم ان جائز راستوں پر چلنا انسان کے لئے مشکل بنادے تو یہ جنسی خواہشات انسان کو جنسی میدان میں بغاوت پر مجبور کردیتی ہے۔ جہاں جرائم، جنسی زیادتیاں اور بے راہ رویاں جنم لیتی ہیں۔ جب جنسی بے راہ روی کی بات ہوتی ہے تولازمی طورپر دو موضوع مورد بحث قرار پاتے ہیں:

الف) جنسی بے راہ روی کے بنیادی اسباب و عوامل

ب) جنسی بے راہ روی کاراہِ حل

اس مختصر مقالے میں دونوں موضوعات پر کافی و شافی بحث کرنا ممکن نہیں ہے اس لئے فقط جنسی بے راہ روی کے بنیادی اسباب و عوامل کو اختصار کے ساتھ بیان کرنے کی کوشش کریں گے۔

## جنسی بے راہ روی کے عوامل

اگرچہ انسانی معاشرے میں روز بروز بڑھتی ہوئی جنسی بے راہ روی پر غور کرنے سے جو اسباب و عوامل دیکھنے میں آتے ہیں انہیں بنیادی طور پر دو قسم کے وجوہات اور اسباب و عوامل میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

الف) وہ عوامل جو معاشرے میں جنسی خواہشات کے بڑھاوے کا باعث بنتے ہیں جن کی وجہ سے انسانی معاشرے میں جنسی بے راہ روی عام ہو جاتا ہے۔

ب) وہ عوامل جو جنسی خواہشات کی تسکین کے جائز راہوں کے مسدود ہونے یا ان راہوں کا حصول مشکل ہونے کا باعث بنتے ہیں جن کی وجہ سے جنسی خواہشات انسان کو بغاوت پر ابھارتی ہے۔

لیکن اختصار کی خاطر ہم یہاں پر دونوں قسم کے وجوہات میں سے چند اہم عوامل بیان کرنے کی کوشش کریں گے۔

### ۱۔ مخلوط معاشرتی نظام

اسلام نے نہ عورت کو قیدی بنانے کا حکم دیا ہے اور نہ مرد کو کھلی آزادی دی ہے بلکہ دونوں کے لئے اپنی فطری اور تخلیقی تقاضوں کے مطابق انفرادی اور اجتماعی زندگی میں کچھ اصول و قوانین پر اپنی زندگی کو کاربند کرنے کا حکم دیا ہے۔ جسے ہم حیا و عفت سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ جس کے تحت اجتماعی اور سماجی زندگی میں مرد اور عورت میں محرم و نامحرم کا فرق رکھنا نہایت درجے کی حد تک ضروری ہے۔ تاکہ مرد اور عورت کے روبط میں شیطانی وسوسوں سے بچا جاسکے۔ اس قرآنی اصل کی رعایت کرنا ایمان و عمل کی تقویت، روح ورواں کی تسکین، جسم و جان کی

سلامتی، عزت و آبرو کی حفاظت، خاندان کے جڑوں کی مضبوطی اور خواتین کی سلامتی و حفاظت کا باعث بنتا ہے۔

لہٰذا قرآن مجید کی آیت حجاب میں فلسفہ حجاب کو یوں بیان کیا ہے: {يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَ بَنَاتِكَ وَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِنَّ ذَالِكَ أَدْنَى أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَ كَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا} ''اے نبی! اپنی ازواج اور اپنی بیٹیوں اور مومنین کی عورتوں سے کہہ دیجئے: وہ اپنی چادریں تھوڑی نیچی کر لیا کریں، یہ امر ان کی شناخت کے لیے (احتیاط کے) قریب تر ہو گا پھر کوئی انہیں اذیت نہ دے گا اور اللہ بڑا معاف کرنے والا، مہربان ہے۔''

اگر اسی مطلب کو احادیث کی روشنی میں بیان کرنا چاہیں تو احادیث کا ایک لا محدود سلسلہ موجود ہے جو حجاب کے وجوب، ضرورت، فلسفہ، اہمیت، فوائد اور بے حجابی کے نقصانات، گناہ، برے آثار اور اسی طرح زن و مرد کے اختلاط کے نقصانات، گناہ، برے آثار وغیرہ کو صراحت کے ساتھ بیان کرتا ہے۔ یہاں بہ عنوان نمونہ دو احادیث پر اکتفا کرتے ہیں۔

رسول اللہؐ نے خود ہی عصر رسالت میں معاشرے میں مخلوط معاشرتی نظام کو ختم کرنے کے لئے بنیادی اقدامات اٹھائے ان میں سے ایک یہ ہے کہ آپ نے مسجد نبوی میں نماز کے لئے آنے جانے کی خاطر ایک دروازہ خواتین کے ساتھ مختص کر دیا۔ اور فرمایا:

''(ایک خاص دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) اس دروازے کو خواتین کے ساتھ مختص کیا جائے تو بہتر ہے تا کہ انہیں مسجد سے نکلتے ہوئے مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے اور اختلاط بھی پیش نہ آئے''

پیغمبر اکرمؐ اور بعض دوسرے معصومینؑ کی سیرت میں جا بجا محرم و نا محرم کے مسئلے کی اہمیت کا اندازہ یوں ہوتا کہ کہ انہوں نے اسلامی معاشرے کو ان کے اختلاط سے بچانے کے لئے ٹھوس

اقدامات اٹھائے ہیں۔ یہاں تک فضل بن عباس جیسے خوبرو جوان کو کسی خاتون کو گناہ آلود نگاہوں سے تاڑتے ہوئے دیکھتے ہیں تو اس کا سر پکڑ کر دوسری طرف پھیرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''ایک طرف جوان مرد اور دوسری طرف جوان عورت؛ تو مجھے خوف لاحق ہوا کہ کہیں ان کے درمیان شیطان داخل نہ ہو جائے۔

جب اسلامی اصولوں اور انبیاء واولیائے الٰہی کی سیرت سے بغاوت کرنا کو جدیدیت اور ماڈرنزم کے نام پر قدر کی نگاہ سے دیکھنا شروع ہو جائے، ترقی، ثقافت، تعلیم یہاں تک کہ اجتماعی حقوق کے نام پر مرد و عورت کا اختلاط عام سی بات ہو جائے، دوستی کے نام پر قرآن وسنت کے بتائے ہوئے محرم و نامحرم کے تمام حدود کو پائمال کیا جائے اور عورت کو آزادی کی راہ دکھلاکے اس کو نمائش کی چیز بنادیا جائے تو حوا کی بیٹی سربازار اپنی عزت لٹا بیٹھے تو اس میں تعجب کی ہے!؟ کم سن بچیاں درندہ صفت انسانوں کی ہوس کے بھینٹ چڑھ جائے تو رونا کیا ہے!؟ بیٹیاں گھر بیٹھی صاحب اولاد ہو جائے تو انگشت بہ دندان کیوں ہوتے ہیں؟!

## ۲۔ مخلوط تعلیمی نظام

مخلوط معاشرتی نظام کی ایک مثال مخلوط تعلیمی نظام ہے جسے انگریزی میں (Co-Education System) کہا جاتا ہے۔ اور اب یہ اسلامی دنیا میں بھی ایک عام سی بات ہو گئی ہے۔ مخلوط نظام تعلیم چونکہ دین فطرت اسلام کے دیئے گئے اصول و قوانین تعلیم کو نظرانداز کرکے بلکہ اس کو ختم کرنے کے مقصد سے ترتیب دیا گیا ہے، لہٰذا جہاں کہیں بھی یہ نظام تعلیم نافذ کیا گیا وہاں اس کے سنگین و مہلک اثرات و نتائج مذہب بیزاری، تہذیب و اقدار سے دست برداری اور شہوت رانی و جنسی انارکی ہی کی شکل میں نمودار ہوئے ہیں، اور یہی وہ وجوہات ہیں جن کی وجہ سے اسلامی تعلیمات میں مخلوط نظام تعلیم کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ ایسی بات نہیں ہے

کہ دین اسلام تعلیم نسواں کا مخالف ہے، بلکہ وہ اجنبی مرد اور اجنبی عورتوں کو مخلوط معاشرت سے منع کرتا ہے۔ اسلام عورتوں کو حصول تعلیم سے منع نہیں کرتا ہے بلکہ حصول تعلیم کے ان طریقوں سے منع کرتا ہے جن کے ذریعے اس کی نسوانیت کا تقدس پامال ہوتا ہو یا اس کی عصمت کے داغدار ہونے کا خدشہ بھی پیدا ہوتا ہو، اور یہ بات بالکل روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ ہمارے ملک میں رائج موجودہ مخلوط نظام تعلیم ایک ایسا نظام ہے جو طلباء و طالبات کو ہمہ وقت گمراہی و آوارگی پر ابھارتا رہتا ہے، جس کی تباہ کاریوں اور مضر اثرات کی ایک لمبی فہرست ہے جس میں سرفہرست یہ بات ہے کہ وہ ہماری نوخیز نسل اور مستقبل کے معماروں سے سب سے پہلے حیا کی آخری رمق بھی چھین لیتا ہے۔

مخلوط نظامِ تعلیم ایک بہت بڑا فتنہ اور فکری و عملی برائیوں کی کثرت کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ جس سے اخلاقی، دینی، روحانی اور سماجی خرابیاں ایجاد ہوتی ہیں اور شرم و حیا، لاج و لحاظ، اور عفت و عصمت کا جنازہ نکال دیتا ہے۔ جبکہ ہم اس بات سے غافل ہیں کہ ہمارے بچے اور بچیوں کو ایک جگہ شانہ بشانہ بٹھا کر گمراہ، کج فکر، آوارہ مزاج، خود غرض، ہوس پرست اور عیش پسند بنانے کی پوری سوچی سمجھی سازش ہو رہی ہے۔ مخلوط نظامِ تعلیم کا ایک بہت بڑا منفی اثر یہ ہے کہ اختلاط کی وجہ سے لڑکے اور لڑکیاں قبل از وقت بالغ ہو جاتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں ان کے دن میں ہارمونز عام حالات کے مقابلے میں دس سے بیس گنا زیادہ ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے وہ شدید نفسانی خواہشات و شہوات اور جنسی ہیجان کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں اکثریت اپنے صنف مخالف کے بارے میں سوچتی رہتی ہے۔ اس کے نتیجے میں کیا ہوتا ہے اس کا اندازہ آپ امریکی صحافی خاتون مشال کونن کے مضمون سے لگا سکتے ہیں۔ کہ وہ لکھتی ہیں: ”مخلوط تعلیم میں لڑکوں کو غیر فطری اور اکثر اوقات زنانہ ماحول میں تعلیم دی جاتی ہے جس کی وجہ سے

کئی لڑکے اس ماحول سے مایوس ہو کر سوسائٹی میں ناجائز طریقے سے جرائم کر کے اپنی مردانگی دکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ امریکی تعلیمی کونسل کے ایک سابقہ سربراہ کا کہنا ہے کہ " تعلیم غیر مخلوط ہونی چاہیے ورنہ لڑکے اور لڑکیاں دونوں پڑھائی میں کمزور ہوتے چلے جائیں گے اور اس کا خمیازہ مستقبل میں معاشرہ کو بھگتنا پڑے گا۔"

### ۳۔ فحاشی کی تبلیغ

جب بھی کسی کام کو انسانی معاشرے میں بڑے آب وتاب کے ساتھ عام کیا جائے اور اس کی طرف لوگوں کو مختلف طریقوں سے ترغیب دلایا جائے تو وہ کام عام ہو کر ہی رہتا ہے خاص طور پر اگر وہ کام برا ہو تو اس کا قبح بھی ختم ہو جاتا ہے۔ بے حیائی اور غیر شرعی روابط کا معاملہ بھی کچھ اسی طرح ہے۔ اسلام دشمن عناصر نے کوئی ایسا حربہ نہیں چھوڑا جس سے عورت کی حیا کو ختم کیا جاسکے۔ اسی کام کو اشاعہ فحشاء کہا جاتا ہے جس سے قرآن کریم نے شدت کے ساتھ منع کیا ہے: " جو لوگ چاہتے ہیں کہ اہل ایمان کے درمیان بے حیائی پھیلے، ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے، اللہ یقینا جانتا ہے مگر تم نہیں جانتے۔

انسانی معاشرے میں جنسی بے روی پھیلنے کی بنیادی وجوہات میں سے ایک فحاشی کو عام کرنا اور غیر شرعی وغیر انسانی روابط کو عام کرنا ہے۔ ہم تھوڑی نگاہ اپنے میڈیا کی طرف بھی کریں کہ وہ کس طرح بے حیائی کو رواج دے رہے ہیں۔ عورت کا مقام اس نے اتنا گرا دیا ہے کہ حوا کی بیٹی کو پراڈکٹ بناکے رکھ دیا ہے، بے وقعتی اس حد تک جا پہنچی کہ کپاس کی سنڈی کی دوا کا اشتہار بھی عورت کے بنا نہیں بنتا! انٹرنیٹ ضرورت کی شے تھی، ہم نے اس کو محض تفریح بنا دیا، نائٹ پیکج اور نیٹ پیکجز نے وہ کچھ جیبوں میں لا ڈالا جس کا کبھی تذکرہ ہی سنتے تھے۔ ہماری ٹی وی چینلز پر چلنے والے ڈرامے، فلمیں، رمضان جیسے مہینے میں برگزار ہونے والے

رمضان ٹرانسمیشن کے پروگرامز یہ سب کے سب کس طرح معاشرے میں بے حیائی، بے عفتی اور بے عصمتی پھیلا رہا ہے اسے بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ انٹرنیٹ کی دنیا میں کچھ ہو رہا ہے وہ اپنی جگہ؛ فیس بوک کی دوستیاں، ٹک ٹاک کی مادر پدر آزادی، پورن فلمیں اور ننگی تصویریں، سب کے سب نے اندر تک طوفان کھڑا کر دیا ہے۔ اب ایسی فضا میں ہر جگہ جنسی بے راہ روی، جنسی زیادتیاں اور ہر گھر طوائف خانہ نہ بنے تو پھر کیا بنے گا۔

### ۴۔ ازدواج اور شادی بیاہ کی راہ میں رکاوٹیں

جب معاشرے میں ہر طرف بےحیائی، فحاشی، ہوس بازی، الغرض جنسی آلودگی کے تمام وسائل مہیا ہو تو شہوت کے غبار کو نکلنے کے لیے راہ چاہیے اور ہم نے جاہلانہ رسومات اور غیر معقول شرائط کے ذریعے ازدواجی بندھن کے متبرک راستے کو کانٹوں سے بھر دیے ہیں اور نکاح کو مشکل تر بنا دیے ہیں، جھوٹے معاشرتی معیار قائم کرکے اس خرابی کو مزید بڑھاوا دے رہے ہیں۔ جہیز، خاندانی نسب، برادری کی بات چھوڑیں اب تو لڑکیوں کے معیارات بھی بہت آگے نکل گئے۔ شادی کا تعلق اب عمر سے نہیں لڑکے کی مالی حیثیت طے ہونے سے ہو گیا ہے۔ یہ جملہ عام ہو گیا ہے کہ "جی ابھی لڑکا سیٹ نہیں ہے" بھائی سیٹ ہونا کس کو کہتے ہو؟ اس کی جوانی کا خوبصورت وقت آہوں اور گناہوں کی نذر ہو گیا۔ اب وہ جوانی کی رعنائیوں سے کافی دور نکل چکا ہے۔ لیکن ماں باپ ہیں جنہیں اپنا بیٹا اب بھی اپ سیٹ لگ رہا ہے۔

ناامیدی جب حد سے گزر جاتی ہے تو جوان گناہ کا راستہ اختیار کرتے ہیں، کوئی بازار حسن میں اپنا حسن کھو بیٹھتا ہے تو کوئی محلے یا خاندان میں ہی اپنا مراد پالیتا ہے۔ اب تو بد چلن انسان تو اپنی جگہ شریف عورتیں اور مرد بھی گناہ کا شکار ہونے لگے ہیں۔ معاشرے کی بربادی اس حد تک جا

پہنچی کہ معصوم بچیاں ہوس کی بھینٹ چڑھنے لگ گئی ہیں۔ ہر دوسرے ہفتے طوفان اٹھاتی کوئی نہ کوئی خبر اخبارات اور ٹی وی چینلز کی شہ سرخی بنتی نظر آتی ہے۔

**حوالہ جات:**


۱۔ احزاب، ۵۹۔

۲۔ ابو محمد علی بن احمد بن سعید (ابن حزم)، المحلّی فی شرح المجلّی، ج ۳، ص ۱۳۱۔

۳۔ محمد بن حسن (شیخ طوسی)، المبسوط فی فقہ الامامیۃ، ج ۴، ص ۱۶۰۔

۴۔ مخلوط تعلیم اور اس کے مضمرات، ص ۲۱۔

۵۔ ایضاً، ص ۲۵

۶۔ ایضاً

۷۔ سورہ نور، آیت ۱۹۔